بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین

اداریہ!

فصل لربک وانحر .... قربانی اور ذبیحہ

ہر سال عید قرباں کے موقع پر مسلمانان عالم قربانی کے جانور خریدتے اور قربانی کرتے ہیں حدیث شریف میں قربانی کی غرض وغایت "تقرب" بیان کی گئی ہے یعنی اللہ کی رضا کا حصول..... قربانی سنت ابراہیمی ہے جسے اللہ کے آخری نبی ﷺ نے سنت ابیکم ابراھیم کہ کر اپنی امت میں جاری فرمایا..... یہود ونصاریٰ کی طرح تحسین وتجدید کے نام پر دین میں تحریف کرنے کے خواہش مند کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے عید قرباں پر بھی انہیں جانور ذبح ہوتے ہوئے اچھے نہیں لگتے انہیں ہر طرف پھیلا ہوا جانوروں کا خون دیکھ کر ان جانوروں پر بڑا ترس آتا ہے جن کے بارے میں اللہ جل مجدہ وعلیٰ کا فرمان ہے.....

ولکل امة جعلنا منسکا لیذکروا اسم اللّٰہ علی ما رزقھم من بھیمة الانعام ط

(اور ہر امت کے لئے ہم نے مقرر کی ہے ایک قربانی تا کہ وہ ان بے زبان جانوروں کو ذبح کرتے وقت ان پر اللہ کا نام لیا کریں)

نیز فرمایا............

ویذکروا اسم اللّٰہ فی ایام معلومات علی ما رزقھم من بھیمة الانعام فکلوا منھا واطعموا البائس الفقیر o

(اوران بے زبان چوپایوں کو ذبح کرتے وقت ان پر اللہ کا نام لیا کریں، ان مقررہ دنوں میں جو اللہ نے انہیں عطا فرمائے ہیں پس خود بھی کھاؤ ان میں سے اور کھلاؤ مصیبت زدہ محتاج کو)

ایک اور جگہ قرآن کریم میں فرمایا گیا............

اللّٰہ الذی جعل لکم الانعام لترکبوا منھا ومنھا تاکلون o

(اللہ وہ ہے جس نے بنائے تمہارے لئے مویشی تا کہ ان میں سے کسی پر سواری
کرو اور کسی کا گوشت کھاؤ)

حج اور عید قرباں کے موقع پر قربانی اور ذبح بہائم کے حوالہ سے اتنی صریح آیات کے باوجود ہمارے جدت پسندوں کو قربانی کا عمل فضول نظر آتا ہے، پھر ایک دوسری قسم اسلام کے بہی خواہوں کی وہ ہے جو اسلام کی کانٹ چھانٹ کر کے اسے خوشنما بنانے میں مصروف نظر آتی ہے، اس فرقے کا عمل یہ ہے کہ شعائر اسلام میں سے ہر ایک میں اختصار، کمی، اور لیپا پوتی کر کے اس کو خوبصورت بنانے پر زور، جیسے نماز میں صرف فرضوں پر اکتفاء، نفلی عباوات سے گریز، حتی کہ تراویح میں بھی چار اور آٹھ کا مشورہ، داڑھی خشخشی اور واجبی سی رکھنے کو فروغ، اور بڑی داڑھیاں صرف بڑے لوگوں (امراء وقائدین) کے لئے مباح قرار دینا، کوئی نچلے درجے کا رکھ لے تو اسے بڑوں کی برابری کے سبب اہانت خیال کرنا، تسبیح ومصلی سے بعد پیدا کرنے کے لئے ہمہ جہت کوششیں، جاری رکھنا تصوف سے عناد اور صوفیاء وعلماء کی مجالس سے اپنی رعایا کو دور رہنے کا مشورہ دیتے رہنا ایسے لوگوں کا شعار ہے جو شعائر اسلام کی اصلاح وتحسین میں لگے رہتے ہیں۔ قربانی کے موقع پر ان کی پوری کوشش اپنے ان ''مجاہدین اسلام'' کو کسی نہ کسی طرح گوشت مہیا کرنے کی ہوتی ہے جو شہروں سے دور جنگلوں میں خیمہ زن ہو کر ''مشرکین اسلام'' (راسخ العقیدۃ رقدامت پسند مسلمانوں) کے خلاف جہاد کی مخصوص تربیت حاصل کرنے میں مصروف ہوں۔ اس لئے مجاہدین کو قربانی کا گوشت بھجوانے بلکہ سالم قربانیاں بھجوانے یا ان قربانیوں کی رقوم بھجوانے کرنے کے کار خیر کا ٹھیکہ بھی انہی کے پاس ہوتا ہے۔

جہاد رسول اللہ ﷺ کے حین حیات ظاہری جس قدر رہا اس کی مثال نہیں ملتی، اور جس بے مائیگی وبے سروسامانی کے عالم میں مسلمانوں نے دشمن افواج کا مقابلہ کیا وہ بھی بذات خود ایک قابل ذکر و قابل فخر کارنامہ ہے مگر رسول اللہ ﷺ کی اس مکی ومدنی جہادی زندگی میں کہیں کوئی ایک موقع بھی ایسا نہیں آیا کہ آپ ﷺ نے یہ حکم دیا ہو کہ قربانیاں اس سال نہ کی جائیں اور قربانی کے جانور جن لوگوں نے پال رکھے ہوں وہ بیچ کر مجاہدین کو فنڈ فراہم کریں تا کہ وہ تلواریں نیزے، زرہیں اور بھالے خرید سکیں نہ عہد خلافت راشدہ میں کبھی ایسا کوئی فرمان جاری ہوا کہ قربانی کے جانوروں کی خریداری کی بجائے مسلم مجاہدین کو گھوڑے اور سواریاں خرید کر دی جائیں۔ لہٰذا یہ بات اچھی طرح سمجھ لی جانی چاہئے کہ شعائر

اسلام جس طرح سے شارع نے مقرر کردئے ہیں ان کو اسی طرح ان کی اسی اسپرٹ پر باقی رکھتے ہوئے اسلامی اصولوں پر عمل کیا جائے گا ان میں کسی پیوند کاری کرنے یا ان کی تحسین و تجمیل کے جذبے سے ان میں تحریف کرنے کی ضرورت نہیں۔

قربانی بظاہر تو عیدالاضحیٰ کے موقع پر ایک جانور ذبح کرنے کا نام ہے مگر یہ معاملہ اتنا سادہ بھی نہیں، بلکہ اس عمل میں بعض امور کا نہایت باریک بینی سے جائزہ لینا ضروری ہے، شریعت کی اصطلاح میں جانوروں کو شرعی تقاضوں کے مطابق ذبح کرنا تذکیہ کہلاتا ہے۔

تذکیہ (جانور کو ذبح کرنا) ان امور میں سے ہے جو کتاب و سنت سے ثابت شرعی احکام کے تابع ہیں۔ ان احکام کی رعایت میں اسلام کے شعائر اور اس کی مخصوص نشانیوں کا التزام ہے جن کے ذریعے ایک مسلمان غیر مسلم سے ممتاز ہوتا ہے۔ نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

> ''جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے، ہمارے قبلے کی طرف رخ کرے اور ہمارے ذبیحہ کو کھائے وہ مسلمان ہے اور اللہ اور اس کے رسول کی پناہ میں ہے۔''

قربانی اور ذبیحہ کے حوالہ سے مختلف سوالات سننے میں آتے ہیں ان میں سے بعض کے جوابات حسب ذیل گفتگو سے امید ہے واضح ہو جائیں گے۔

شرعی تذکیہ کیا ہے؟

شرعی تذکیہ (شرعی طور پر جانور کو ذبح کرنا) درج ذیل طریقوں میں سے کسی ایک سے انجام پاتا ہے:

(۱) ذبح: یہ عمل حلق، مری اور ودجین (گردن کی دو رگیں) کاٹنے سے انجام پاتا ہے۔ بھیڑ بکری، گائے اور پرندوں وغیرہ کو ذبح کرنے میں شرعی طور پر یہی طریقہ قابل ترجیح ہے۔ دوسرے جانوروں کو بھی اس طرح ذبح کرنا جائز ہے۔

(۲) نحر: یہ عمل لبہ یعنی گردن کے زیریں حصے کے گڑھے میں نیزہ یا کوئی دھاردار چیز مارنے سے انجام پاتا ہے۔ اونٹ اور اس جیسے جانوروں کو ذبح کرنے میں شرعی طور پر یہی طریقہ قابل ترجیح ہے۔ البتہ گایوں کو بھی اس طرح ذبح کرنا جائز ہے۔

(۳) عقر: اس کا طریقہ یہ ہے کہ بے قابو جانور کے بدن کے کسی حصے میں زخم لگا دیا جائے، خواہ وہ ایسا

☆ الیقین لا یزول بالشک ☆ (فقہی ضابطہ)

جنگلی جانور ہو جس کا شکار جائز ہے، یا ایسا پالتو جانور ہو جو وحشی بن گیا ہو۔ اگر شکار کرنے والا ایسے جانور کو زندہ پالے تو اسے ذبح یا نحر کرنا ضروری ہے۔

تذکیہ کی صحت کے لیے درج ذیل شرائط ہیں:

(۱) تذکیہ (ذبح) کرنے والا بالغ یا سنِ شعور کو پہنچا ہوا ہو، مسلمان ہو۔ (اگرچہ اہل کتاب کا ذبیحہ بھی جائز ہے)

(۲) ذبح کا عمل دھار دار آلے سے انجام پائے اور جانور کی گردن اس کی دھار سے کٹے، خواہ یہ آلہ لوہے کا ہو یا کسی اور چیز کا۔ بس شرط یہ ہے کہ اس سے خون بہے۔ دانتوں اور ناخنوں سے ذبح کرنا جائز نہیں۔ اسی لیے درج ذیل حیوانات کے حلال ہونے کے باوجود کھانا حلال نہیں:

- جس جانور کا گلا اسی کے کسی عمل سے گھٹ جائے یا کوئی دوسرا اس کا گلا گھونٹ دے۔ (قرآنی اصطلاح میں اسے اَلْمُنْخَنِقَةُ کہا گیا ہے)
- جس کی جان کسی بھاری چیز مثلاً پتھر، ڈنڈا وغیرہ کی چوٹ سے چلی جائے۔ (قرآنی اصطلاح میں اسے اَلْمَوْقُوْذَةُ کہا گیا ہے)
- جو کسی اونچی جگہ سے یا گڑھے میں گر کر مر جائے۔ (قرآنی اصطلاح میں اسے اَلْمُتَرَدِّيَةُ کہا گیا ہے)
- جو سینگ لگنے سے مر جائے۔ (قرآنی اصطلاح میں اسے اَلنَّطِيْحَةُ کہا گیا ہے)
- جسے کوئی درندہ یا شکاری پرندہ پھاڑ کھائے جسے شکار پر بھیجنے کے لیے سدھایا نہ گیا ہو۔ (قرآنی اصطلاح میں اسے مَا اَكَلَ السَّبُعُ کے الفاظ سے تعبیر کیا گیا ہے)

اگر مذکورہ حیوانات میں سے کسی کو زندہ پایا جائے، اس طور پر کہ وہ جاں کنی کے عالم میں نہ ہو اور اس کا تذکیہ کر دیا جائے تو اس کا کھانا جائز ہے۔

(۳) تذکیہ کرنے والا تذکیہ کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لے۔ اس کام کے لیے ٹیپ ریکارڈ کا استعمال کفایت نہیں کرے گا۔ ہاں اگر کوئی بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو اس کا ذبیحہ حلال ہوگا۔

تذکیہ کے کچھ آداب ہیں جو اسلامی شریعت میں بیان کیے گئے ہیں، تاکہ حیوان کے ساتھ ذبح سے قبل، ذبح کے دوران اور ذبح کے بعد نرمی اور قدرے مروت کا مظاہرہ ہو۔ اس لیے جس جانور کو ذبح کرنا ہو اس کے سامنے اوزار تیز نہ کیا جائے، اسے کسی دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کیا جائے،

☆عام کی تخصیص نیت کے ساتھ دیانۃً مقبول ہوتی ہے نہ کہ قضاءً☆

اسے کسی غیر دھار دار آلے سے ذبح نہ کیا جائے، ذبیحہ کو تکلیف نہ پہنچائی جائے، اور جب تک کہ یہ اطمینان نہ ہو جائے کہ اس کی جان نکل گئی ہے، اس وقت تک نہ اس کے جسم کا کوئی حصہ کاٹا جائے، نہ اس کی کھال کھینچی جائے، نہ اسے گرم پانی میں ڈبکی دی جائے اور نہ اس کے پر اکھیڑے جائیں۔

مناسب یہ ہے کہ جس جانور کو ذبح کرنے کا ارادہ ہو وہ متعدی امراض سے محفوظ ہو اور اس میں کوئی ایسی چیز بھی نہ پائی جاتی ہو جس سے گوشت میں ایسی تبدیلی پیدا ہو جائے کہ اس کا کھانا ضرر رساں ہو۔ یہ صحتی مقصد ان جانوروں میں پایا جانا ضروری ہے جن کا گوشت بازاروں میں رکھا جاتا یا ایکسپورٹ کیا جاتا ہے۔

(الف) شرعی تذکیہ میں اصل یہ ہے کہ اسے جانور کو جھٹکا دیے بغیر انجام دیا جائے۔ اس لیے کہ ذبح کے اسلامی طریقے پر اس کے شروط وآداب کے ساتھ عمل کرنا بہتر ہے۔ اس میں جانور کے ساتھ رحم دلی، اسے ذبح کرنے میں نرمی اور تکلیف میں کمی ہوتی ہے۔ ذبح کا عمل انجام دینے والے اداروں سے مطلوب یہ ہے کہ وہ بڑی جسامت کے جانوروں کے تعلق سے ذبح کے طریقوں میں بہتری لائیں، بایں طور کہ انھیں ذبح کرنے میں اس اسلامی اصول پر عمل کیا جاسکے۔ مندرجہ بالا امور کا تعلق قربانی وذبیحہ سے ہے اور ذبیحہ کے مسائل سے آگاہی اس (عیدالاضحیٰ کے) موقع پر نہایت ضروری ہے۔

اللہ رب العزت سب کی قربانیاں قبول فرمائے (آمین بجاہ نبیہ الامین الکریم الذی هو بالمؤمنین رؤف رحیم)

عالمِ اسلام کو

عیدالاضحیٰ وحج مبارک ہو

☆یقین شک کی وجہ سے زائل نہیں ہوتا☆ (فقہی ضابطہ)